وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/G.D.P-3 — Registered with the registrar of news Papers for India at No. R. N. 61/57 — Phone No. 35

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو ٭ سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

بانیِ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ حضرت اقدس المصلح الموعودؓ

۱۲ رجنوری سنہ ۱۸۸۹ء ——— ۸ رنومبر سنہ ۱۹۶۵ء

خصوصی اشاعت

بر موقعہ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سنہ ۱۳۶۰ ہش مطابق سنہ ۱۹۸۱ء

میری غرض

اِس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دِلوں میں دفن ہے اُسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دِلوں میں دفن ہے تو کل وُہ ہماری اَولاد کے دِلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اَولاد کے دِلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دِلوں کے ساتھ چمٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کرلے جو دُنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔"

(الفضل ۱۷ رفروری سنہ ۱۹۳۹ء)

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

Printed & Published By Malik Salahuddin M.A. at Fazliumar Printing Press Qadian Propriter Sadr Anjuman Ahmadiya Qadian

اداریہ

نوجوانانِ احمدیت کی روحانی تربیت گاہ مجلس خدام الاحمدیہ!

قومی زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھنے اور وقتی تقاضوں کے مطابق اس کے بلند تر اغراض و مقاصد کو کما حقہٗ پورا کرتے چلے جانے کے لئے ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً قوم کے ہر فرد کو اپنے صحیح منصب و مقام سے روشناس کرایا جاتا رہے۔ اور اُن کے ذہنوں میں خود پر عائد ہونے والی اہم ترین قومی ذمہ داریوں کے احساس کو ہر آن مستحضر رکھا جائے —! اور چونکہ عمر و جنس کے تفاوت کے ساتھ ہر انسان کے سوچنے، سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا معیار مختلف ہوتا ہے، اس لئے ان سب کے لئے کوئی ایک مشترک لائحہ عمل بھی تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس اہم اور بنیادی مقصد کے حصول کے لئے قوم کے ہر فرد اور ہر طبقے کو اس کی مخصوص ذہنی و جسمانی استعداد کے مطابق اپنے اپنے دائرہ کار میں صحیح خطوط پر غور و فکر کرنے اور مفید و نتیجہ خیز عملی تدابیر اختیار کرنے کے زیادہ سے زیادہ ایسے مواقع مہیا کرنے ضروری ہیں جو نہ صرف اُن کی خداداد ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اُجاگر کر سکیں بلکہ انہیں اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں کو قومی تعمیر و ترقی میں صرف کرنے کے قابل بھی بنا سکیں۔

فی زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کا واحد مقصد یہ ہے کہ شرک و الحاد اور گناہ و معصیت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں روپوش دنیا کی تمام آبادی کو اسلام کے روحانی نور سے منور کیا جائے۔ اور راہِ حق و صداقت سے برگشتہ روحِ انسانیت کا تعلق پھر سے اپنے خالق و مالکِ حقیقی کے ساتھ استوار کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس عظیم الشان روحانی مقصد کا حصول احمدیت کی کسی ایک نسل کی مساعی سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ عالمگیر سطح پر اس عظیم روحانی انقلاب کو مضبوط اور مستقل بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لئے نسلاً بعد نسلٍ مسلسل کوشش و جد و جہد اور پیہم ایثار و قربانی پیش کرتے جانے کی ضرورت ہے — یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں پہلے سے ایک مضبوط اور مشترک نظامِ عمل موجود ہونے کے باوجود سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عمر و جنس کے تفاوت کے ساتھ جماعت کے ہر طبقہ میں اُن کی اہم ترین دینی قومی اور ملی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کے لئے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے نام سے پانچ علیحدہ علیحدہ فعّال ذیلی تنظیمیں قائم فرمائیں۔ اور جداگانہ ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کے مطابق اُن کے لئے الگ الگ لائحہ عمل بھی تجویز فرمائے۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ تمام ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق تمام شعبہ ہائے زندگی میں سرگرم عمل ہیں۔ اور تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی میدان میں جماعتِ احمدیہ کے اعضائے رئیسہ کی حیثیت رکھتی ہیں —!!

مجلس خدام الاحمدیہ — جماعت کے اُن اُبھرتے ہوئے نوجوانوں کی ذیلی تنظیم ہے جو پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے دائرے میں آتے ہیں —۔ اور چونکہ کسی بھی قوم کا سب سے زیادہ فعّال حصّہ اُس کے نوجوان ہوتے ہیں اس لئے قوم کی ظاہری قوت و شوکت بھی زیادہ تر اس کے نوجوانوں پر منحصر ہوتی ہے۔ اِس فعّال ذیلی تنظیم کے قیام کے پسِ پردہ کون سے اہم اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد کارفرما ہیں —؟ خود بانیٔ تنظیم سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے، فرمایا :—

"مَیں دیکھ رہا ہوں کہ سلسلے پر کیا کیا حملہ کیا جائے گا۔ اور مَیں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے ان حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا۔ ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے۔ اور اس کا ایک حصّہ خدام الاحمدیہ ہیں۔ اور درحقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے، اُس فوج کی جس فوج نے احمدیت کے دشمنوں کے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے، جس نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے۔ بے شک وہ لوگ جو ان باتوں سے واقف نہیں ہیں وہ میری ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ آج نوجوانوں کی ٹریننگ اور اُن کی تربیت کا زمانہ ہے۔ اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔ لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا۔ مگر جب قوم تربیت پاکر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے، دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اُٹھنے پر اُٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے، دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۳۹ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بصیرت افروز اور ولولہ انگیز ارشاد جہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کی تعیین کرتا ہے وہاں بحیثیت مجاہد ہر خادم کو یہ احساس بھی دلاتا ہے کہ وہ دوربینی و عاقبت اندیشی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ خود بینی بھی اختیار کرے تاکہ وہ اپنے صحیح منصب و مقام کو پہچان کر خود کو اُن عظیم ترجماعتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا اہل بنا سکے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عائد کی ہیں — ہاں وہ عظیم اور مہتم بالشان ذمہ داریاں جو اسلام کے عالمگیر اور دائمی غلبہ سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کو پورا ہوتا دیکھنے کے لئے آج پوری قوم کی نگاہیں احمدی نوجوانوں پر مرکوز ہیں۔

خورشید احمد انور

ہفت روزہ بدر قادیان

خصوصی اشاعت

بابت

۲۳ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بمطابق

۲۲ر اخاء ۱۳۶۰ہش

۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

جلد — ۳۰

شمارہ — ۴۳

شرح چندہ

سالانہ — ۲۰ روپے

ششماہی — ۱۰ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک — ۷۵ روپے

فی پرچہ — ۴۰ پیسے

قیمت خاص نمبر — ایک روپیہ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مجریہ ۸ر اخاء (اکتوبر) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ :—

"دانت کی تکلیف ابھی باقی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۸ر اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو چند روز سے شدید نزلہ اور بخار ہے۔ اسی طرح آپ کے گھٹنے میں آرتھرائٹس کی تکلیف میں کبھی کمی ہو جاتی ہے اور کبھی اضافہ۔ احباب مکمل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

● محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۸۱/۱۰/۷ کو براستہ دہلی آل یوپی احمدیہ سالانہ کانفرنس بنارس میں شمولیت کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے۔

● محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہوئے منتظمین اجتماعات کا انتظام کریں!

اور خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت مانگتے ہوئے شامل ہونے والے ان میں شامل ہوں

از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ تبوک ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"اکتوبر کے آخر میں خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماع ہوں گے۔ آج میں ان اجتماعات کی تیاری اور اہمیت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ آیت: ۴۶)

قرآن کریم کی یہ بھی ایک عظمت ہے کہ وہ ایک واقعہ کی اصلاح جب کرتا ہے تو چونکہ یہ ابدی صداقتوں پر مشتمل ہے اس کا بیان اس طرح کرتا ہے کہ واقعہ کی طرف اشارہ بھی ہو جائے اور

ایک بنیادی اصول اور حقیقت

بھی بیان کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن کمزوروں کے متعلق اور منافقوں کے متعلق جو جہاد میں نہیں نکلے اور بعد میں عذر کرنے شروع کر دیئے کہ یہ وجہ تھی اور یہ وجہ تھی، ہمارے گھر ننگے تھے، ڈکیتی کا خطرہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ہم نہیں جا سکے ورنہ دل میں بڑی تڑپ تھی۔ بڑی خواہش تھی۔ ہمارے سینوں میں بھی مومنوں کے دل دھڑک رہے ہیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارا ارادہ تمہاری نیت کبھی بھی جہاد میں شامل ہونے کی نہیں ہوئی۔ اور دلیل یہاں یہ دی ہے کہ اگر اُن کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے تیاری بھی ہوتی۔ جس شخص نے اُس زمانہ کے حالات کے مطابق نہ کبھی تلوار چلانے کی مشق کی، نہ تیر کمان ہاتھ میں پکڑا، وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ عارضی ضرورتوں کی وجہ سے میں اس جہاد سے محروم ہو رہا ہوں۔ ورنہ دل میں تڑپ تو بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دل میں اگر تڑپ ہوتی، اگر تمہارا ارادہ اور نیت خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی ہوتی تو اس کے لئے تمہیں تیاری کرنی پڑتی۔

جو مسئلہ زیر بحث ہے یہاں یعنی جہاد بالسیف اس کے لئے تیاری دو طرح کی ہے۔ ایک جہاد کے لئے اسلحہ وغیرہ کی تیاری۔ اس وقت رضا کار فوج تھی اپنے ساتھ کھانے کا سامان لے کے جاتے تھے۔ اُس کی تیاری۔ اور دوسرے مشق ہے۔ تھوڑا کھا کے، بھوکا رہ کے

مشقت برداشت کرنے کی تیاری

تلوار اس طرح چلانے کی تیاری کہ جب کسریٰ کے ساتھ مقابلہ ہوا بعد میں تو کچھ عرصہ خالد بن ولیدؓ بھی اس محاذ پر سپہ سالار کے طور پر لڑ رہے تھے۔ چار پانچ لڑائیاں انہوں نے وہاں لڑیں۔ پھر وہ قیصر کے مقابلے پہ چلے گئے۔ مسلمان فوج چار ہزار گھوڑ سوار اور چودہ ہزار پیادہ تھی اور اُن کے مقابلے میں ہمیشہ تقریباً چار گُنا زیادہ فوج کسریٰ کی ہوتی تھی۔ ایک دن کی لڑائی اگر آٹھ گھنٹے کی سمجھی جائے تو ہر دو گھنٹے کے بعد کسریٰ کی فوجوں کا کمانڈر اگلی لڑنے والی صفوں کو پیچھے ہٹا لیتا تھا اور تازہ دم فوج آگے بھیج کے اُن کی صفیں [illegible] تھا۔ طریقہ یہ ہوتا تھا کہ لڑنے والوں کے درمیان سے وہ آگے بڑھتے تھے [illegible] محاذ کو سنبھال لیتے تھے اور لڑنے والے پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ اور مسلمان فوج کا ہر سپاہی آٹھ گھنٹے لڑتا [illegible] کا سپاہی ہر دو گھنٹے کے بعد تازہ دم آگے آ جاتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ کسریٰ [illegible] فوجیوں کا وہ مقابلہ کر رہے ہوتے تھے، آٹھ گھنٹے وہ اپنی [illegible] حفاظت کی تو [illegible] نہیں تھی لیکن خدا کے نام پر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاری

کا یہ مقابلہ تھا کہ آٹھ گھنٹے لڑتے چلے جاتے تھے۔ کسی کے دل میں یہ خواہش ہو کہ ان حالات میں آٹھ گھنٹے دشمن کا مقابلہ کرے۔ اُس دشمن کا کہ ہر دو گھنٹے بعد تازہ دم فوج اس کے سامنے آ رہی ہے۔ وہ اُس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا جب تک تیاری نہ کی ہو اس کے لئے۔ یعنی آٹھ گھنٹے لگاتار تلوار چلانے کی مشق نہ کی ہو۔ اور آٹھ گھنٹے تلوار چلانے کے بعد وہ تھکاوٹ محسوس نہ کرے۔ مزید لڑائی کے لئے تیار ہو۔

تو ایک تیاری تو اسلحہ خریدنے کی ہے۔ دوسری تیاری اُس اسلحہ کے استعمال کی ہے۔ مسلمان کے لئے تیاری ایک ایسے استعمال کی تھی کہ اپنے سے کہیں زیادہ تعداد میں دشمن اور ہر دو گھنٹے بعد تازہ دم فوج کا مقابلہ۔ کبھی پانچ گُنا زیادہ اُن کی فوج تھی اٹھارہ ہزار کے مقابلہ میں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد تازہ دم فوج سامنے آ گئی۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ تڑپ بڑی تھی۔ ہم بھی پکے مومن ہیں۔ مگر مجبوریاں ایسی آ گئیں کوئی بچہ بیمار ہو گیا۔ بہانہ جو طبیعت۔ گھر خطرے میں پڑ گیا۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ ورنہ پیچھے نہ رہ جاتے۔ خدا کہتا ہے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اور دلیل یہ کہ اگر تمہیں خواہش ہوتی جہاد پر نکلنے کی تو اس کے لئے ہر ممکن تیاری کی ہوتی۔ نہ تم نے اسلحہ پر مال خرچ کیا، نہ تم نے

اسلحہ چلانے کی مشق

کی ضرورت کے مطابق مشق کی تھی کہ، مثلاً میں نے تیر اندازی کا نام لیا ابھی، ایک بار جب خالدؓ بن ولید ہی قیصر کی فوجوں کے خلاف لڑ رہے تھے تو دمشق کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ قیصر کی فوج کا جو کمانڈر تھا اُس نے جہالت سے مسلمان پر رُعب ڈالنے کے لئے، یہ نہ سمجھتے ہوئے کہ مسلمان پر رُعب نہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ وہ تو صرف خدا سے ڈرتا ہے، یہ منصوبہ بنایا کہ نوجوان لڑکیوں اور راہبوں، پادریوں کو فوجی لباس پہنا کے اور ہاتھ میں نیزے دیکر اور تلواریں لٹکا کے فصیل کے اوپر کھڑا کر دیا۔ کئی ہزار مرد و زن کو۔ خالدؓ بن ولید کی دُور بین آنکھ مومنانہ فراست رکھتے

جوانی کا زمانہ کام کرنے کا زمانہ ہے!

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بوڑھوں کا دنیا میں موجود ہونا جوانوں کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ مگر انسان کے دل پر اس قسم کا حجاب پڑا ہوا ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھ کر وہ اپنے جوانی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے، بچپن، جوانی، پیرانہ سالی کے انسان پر کیسے مشکل ہیں۔ اور ان میں کس قدر مشکلات اس کے لئے ہوتی ہیں۔ دو زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردی ہیں۔ ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ ہاں درمیان کا زمانہ یعنی جوانی کا زمانہ کچھ ہے جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا ہے۔ اسی واسطے اگر یہ زمانہ جوانی کا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہو سکتی ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔ کیونکہ ابتدائی زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ اس کا مؤاخذہ نہ کرے گا۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ اسی طرح ہر شخص بوڑھے آدمی کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیا از خود رفتگی کا زمانہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے جو جوانی میں اس زمانے یعنی بڑھاپے کے لئے سعی کرتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس زمانہ پیری میں ان کے لئے وہی تقویٰ اور خدا کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کے جذبات اور نفس امّارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے۔" (تقریر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۰۴ء)

والی۔ انہوں نے کہا اچھا میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو تم۔ آپ نے اپنی پیادہ فوج کو پیچھے کیا اور تیر اندازوں کو آگے بُلایا اور تیر اندازوں کو یہ حکم دیا کہ تم یہ جو سامنے تمہارے کھڑے ہیں ہم پہ رُعب ڈالنے کے لئے ان میں سے ایک ہزار کی آنکھ نکال دو تیر سے۔ اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں ان تیر اندازوں نے ایک ہزار کی آنکھیں

نشانہ ٹھیک بٹھایا

اور آنکھ نکال دی۔ اس کے مقابلہ میں مشہور ہے کہ ایک بادشاہ بے وقوف تھا۔ وہ سمجھتا تھا میں بڑا بہادر، ماہرِ فن ہوں، جنگجو ہوں، تو مشق کر رہا تھا اور کوئی نشانہ بھی اس کا بُلز آئی (BULL'S - EYE) پر، نشانہ پر نہ بیٹھتا تھا۔ کوئی دس گز اِدھر پڑتا تھا کوئی دس گز اُدھر پڑتا تھا۔ کوئی راہی گزر رہا تھا اس نے سوچا بادشاہ سے مذاق کر رہے ہیں سارے۔ جہاں وہ نشانہ مار رہا تھا وہاں کھڑا ہو گیا جا کے۔ تو حواری خوشامد خور سے کہنے لگے نہ نہ پرے ہٹ پرے ہٹ مرنا چاہتا ہے؟ بادشاہ سلامت تیر اندازی کر رہے ہیں۔ اس نے کہا صرف یہ جگہ محفوظ ہے جہاں تیر نہیں لگ رہا۔ باقی دائیں بھی لگ رہا ہے۔ بائیں بھی لگ رہا ہے۔ اُوپر بھی نکل رہا ہے ورے بھی پڑ رہا ہے، اس جگہ یہ نہیں آرہا —— ایک وہ تیر انداز تھا اور ایک یہ تیر انداز کہ ایک ہزار انسان کی آنکھ میں نشانہ مارا ٹھیک۔ اور وہ جو سپہ سالار نے رُعب ڈالنا چاہا تھا مسلمان پر وہ ناکام ہو گیا۔ وہ سب بھاگے اُس طرف سے جہاں ان پر تیر پڑ رہے تھے اور شہر کے دوسری طرف جا کے اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئے اور سارے شہر میں شور مچا دیا کہ مسلمانوں نے ہماری آنکھیں نکال دی ہیں۔ خدا کہتا ہے :-

لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً ؕ

اور اس زمانہ کا مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ تیاری کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حکم ہو کہ ایک ہزار آنکھ نکال دو ایک ہزار آنکھ نکال دی جائے گی۔ یہ ہے تیاری!

تیاری کا مطلب

یہ ہے کہ اگر ہر دو گھنٹے بعد تازہ دم فوج سامنے آجائے تو آٹھ گھنٹے ایک مسلمان لڑتا رہے گا۔ کامیابی کے ساتھ لڑے گا۔ اور فاتح ہو گا۔ ہر روز، ہر دو گھنٹے بعد تازہ دم فوج سے لڑنے کے بعد شام جو نتیجہ نکلتا تھا وہ کسریٰ کی اسی نوّے ہزار فوج کی شکست اور ان اٹھارہ ہزار مسلمان، دُعا گو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والے، توحید خالص پر قائم ہونے والے مسلمان کی فتح۔ یہ نتیجہ نکلتا تھا۔ تیاری اس کا نام ہے قرآن کریم کے نزدیک جو مسلمان نے سمجھا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ اتنی تیاری کرواتے تھے، اپنے بچّوں کو کہ بارہ سال کا بچہ آٹھ سال کے بھائی کے سر پر سیب رکھ کے تیر سے اُڑا دیتا تھا۔ اگر دو تین انچ بھی نشانہ سے نیچے پڑے تو ماتھے پہ لگے۔ اور مر جائے بھائی۔ لیکن اس کو پتہ تھا کہ میرا تیر سوائے سیب کے کسی اور چیز کو نہیں لگ سکتا۔ اور یہ مشق اور مہارت تھی۔ یہ ان کی کھیل تھی۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ اس واسطے میں انصار

خدام اور انصار اور اطفال

اور ناصرات سے کہتا ہوں کہ آج کی جنگ جن ہتھیاروں سے لڑی جاتی ہے ان ہتھیاروں کی مشق، مہارت، اور آپ کا ہنر اور پریکٹس کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔ شکل بدلی ہوئی ہوگی۔ اُس زمانے میں دفاع کے لئے اور دُشمن کے منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے مادی اسلحہ کی بھی ضرورت تھی اور غیر مادی ہتھیاروں (بصائر وغیرہ) کے استعمال میں بھی ان کو مہارت حاصل تھی۔ مگر ہمارے ہتھیار صرف وہ بصائر ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے۔ بصائر سے مراد دلائل ہیں۔ بصیرت کی جمع بصائر ہے۔ ایک تو ہے نا آنکھ کی نظر۔ ایک ہے رُوحانی نظر جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ

وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں روحانی طور پر وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں دھڑک رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو ہماری جنگ بصائر کے ساتھ ہے۔ اور بصائر کہتے ہیں وہ دلیل جو فکری اور عقلی طور پر برتری رکھنے والی اور مخالفین کو مغلوب کرنے والی ہو۔ ہمارے ہتھیار (نمبر دو) نشان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا اظہار جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اس لئے اور اس وقت عطا کرتا ہے جب وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگ لڑ رہے ہوں۔ اس کے لئے دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اسے جذب کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے بصائر سیکھنے، دُعائیں کرنے کے جو مواقع ہیں

اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس واسطے جو آنے والے ہیں اُن کو آج ہی سے

دعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالیٰ جس مقصد کے لئے ہمیں بلایا جا رہا ہے انہیں پورا کرنے کے سامان کرے۔ ہمیں بلایا جا رہا ہے باتیں دین کی سننے کے لئے، کچھ باتیں کہلوانے کے لئے، ہم تقریریں کرتے ہیں یہاں آ کے خدا کرے، ایسی بصائر ہوں، آیات کا ذکر ہو۔ نور ہم نے پھیلانا ہے۔ وہ نور ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اپنی زندگیوں میں اُسے قائم کرنے والے ہوں۔ اپنے اعمالِ صالحہ میں اس کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ ظلماتِ دُنیا کو نور میں بدلنے والے ہوں۔

جو اجتماع ہو رہے ہیں اس میں دو طرح کے نظام ہیں جن کی پوری تیاری ہونی چاہیے۔ ایک تو جو شامل ہونے والے ہیں۔ خدام، اطفال، ناصرات، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ۔ فرداً فرداً ان کو تیار ہونا چاہیئے۔ ذہنی طور پر چوکس اور بیدار مغز لے کر یہاں آئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کے نور اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار اور خدا تعالیٰ کے عشق سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس جائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ استغفار کریں۔ لاحول پڑھیں۔ شیطان کو اپنے سے دُور رکھنے کی کوشش کریں۔ خدا سے دعائیں مانگیں کہ ہماری زندگی کا جو مقصد ہے حاصل ہو۔ ایک ہی ہے مقصد ہماری زندگی کا اس کے علاوہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اور مقصد یہ ہے کہ اس دُنیا میں آج سارے انسانوں پر اسلام اپنے دلائل، اپنے نور، اپنے فضل، اپنی رحمت، اپنے

احسان کے نتیجہ میں

غالب آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوعِ انسانی جمع ہو جائے۔

دوسری تیاری کرنی ہے منتظمین نے۔ وہ بھی بغیر تیاری کے کچھ دے نہیں سکتے۔ ایک تو وہ ہیں جو لینے والے ہیں۔ اور معطیٔ حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے میں نے کہا اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ تاکہ تمہاری جھولیاں بھر جائیں۔ ایک ہیں دینے والے۔ اور جو دینے والے ہیں ان کو قرآن کریم نے دو تین لفظوں میں بیان کیا کہ "ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا"۔ مومن مومن میں فرق ہے۔ ایک وہ گروہ ہے جو محض عام مومن نہیں بلکہ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ جن کے متعلق میں نے پچھلے خطبے میں بتایا تھا خدا نے یہ کہا کہ اے محمدؐ!

حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الانفال: ۶۵)

کہ تیرے لئے وہ مومن کافی ہیں جو تیری کامل اتباع کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحی پر پورا عمل کرنے والے اور توحیدِ خالص پر قائم اور اُن راہوں کی تلاش میں لگے رہنے والے جن راہوں پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم ہیں اور اُن نقوشِ قدم کو دیکھ کر اُن راہوں کو اختیار کر کے

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے

ہیں۔ کامل متبعین۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ"۔ خدا تعالیٰ کی وحی کو ہی سب کچھ سمجھنے والے۔ اور اس سے باہر کسی چیز کی احتیاج نہ رکھنے والے۔ ایسا بننا چاہیئے منتظمین کو بھی۔ دُعاؤں کے ساتھ۔ آپ اپنا پروگرام بناتے ہیں۔ اس میں برکتیں بھی پڑ سکتی ہیں اور برکتیں نہیں بھی پڑ سکتیں۔ دُعائیں کریں گے تو بابرکت ہو جائیں گے۔ دُعائیں کریں گے آپ کے مُنہ سے نکلا ہوا ایک فقرہ دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم بپا کر دے گا۔ مثال دیتا ہوں میں تو بڑا عاجز بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ پچھلے سال ہی دورے پہ میرے مُنہ سے یہ فقرہ نکلوایا کہ :-

LOVE FOR ALL, AND HATRED FOR NONE.

ہر ایک سے پیار کرو۔ کسی سے نفرت نہ کرو۔ اتنا اثر کیا اس فقرے نے کہ ابھی مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہوا ہالینڈ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوا۔ ہیگ میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ وہاں کے میئر کو انہوں نے بلایا۔ وہ آئے۔ میئر کی ان ملکوں میں بڑی پوزیشن ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں تم احمدیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تمہارے امام نے تمہیں یہ سلوگن دیا تھا کہ

LOVE FOR ALL AND HATRED FOR NONE.

کہ

ہر ایک سے پیار کرو

نفرت کسی سے نہ کرو۔ میں تم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تم ہالینڈ کے گھر گھر میں یہ فقرہ پہنچا دو۔ کیونکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ایک فقرہ انقلاب پیدا کر سکتا ہے ایک گھنٹے کی تقریر

سُوکھے گھاس کی طرح ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر جائے گی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو انسان کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہوئے منتظمین ان اجتماعات کا انتظام کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت مانگتے ہوئے شامل ہونے والے ان میں شامل ہوں تاکہ ہم اپنی زندگیوں کے مقصد کو پانے والے ہوں۔ آمین۔

اس بات کی ذمہ داری کہ ہر جماعت سے چھوٹی ہو یا بڑی، نمائندہ ان اجتماعات میں آئے سوائے اس کے کہ بعض اِکّا دُکّا استثنائی طور پر ایسی جماعتیں ہیں جن میں سارے ہی خدام ہیں۔ بڑی عمر کا وہاں کوئی نہیں۔ نئی جماعت بن گئی نوجوانوں کی۔ وہاں سے کوئی انصار اللہ کے اجتماع میں ممبر کی حیثیت سے نہیں آئے گا۔ بعض ایسے ہو سکتے ہیں کہ جو دو چار وہاں بڑی عمر کے ہیں اور ابھی خدام الاحمدیہ کی عُمر کا کوئی نہیں۔ اطفال اور ناصرات کی عُمر کے تو یقیناً ہوں گے وہ کوشش کریں کہ جن کی نمائندگی ہو سکتی ہے، وہ ہو جائے۔

ہر جماعت کی نمائندگی

اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری ایک تو خود ان تنظیموں پر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تمام اضلاع کے اُمراء کی مَیں ذمہ داری لگاتا ہوتا ہوں۔ اور تمام اضلاع میں کام کرنے والے مُربّیوں اور مُعلّموں کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ وہ گاؤں گاؤں۔ قریہ قریہ جا کے۔ جاتے رہ کر۔ ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر اُن کو تیار کریں کہ کوئی گاؤں یا قصبہ جو ہے۔ یا شہر جو ہے وہ محروم نہ رہے۔ نہ پنجاب میں، نہ سرحد میں، نہ بلوچستان میں، نہ سندھ میں، اور اس کے متعلق مجھے پہلی رپورٹ امرائے اضلاع اور مُربّیان کی طرف سے عید سے دو دن پہلے اگر مل جائے تو عید کی خوشیوں میں شامل یہ خوشی بھی میرے لئے اور آپ کے لئے ہو جائے گی۔ اور دُوسری رپورٹ پندرہ تاریخ کو۔ یعنی جو اجتماع ہے خدام الاحمدیہ کا غالباً ۲۲ کو ہے تو اس سے پہلے جمعہ کو سات دن پہلے وہ رپورٹ ملے کہ ہم تیار ہیں۔ ہر جگہ سے، ہر ضلع سے، ہر گاؤں، ہر قریہ۔ ہر قصبہ، ہر شہر اُس ضلع کا جو ہے اس کے نمائندے آئیں گے۔

یہ انتظام جو ہے جس کے متعلق مَیں بات کر رہا ہوں اس کے بھی آگے دُو حصے ہو گئے۔ ایک کے متعلق مَیں نے پہلے بات کی تھی جو

یہاں کے رہنے والے

ہیں۔ ایک کے متعلق مَیں اب بات کر رہا ہُوں جن کا تعلق باہر سے ہے۔

اور دُوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت نوعِ انسانی ایک خطرناک، ایک ہولناک ہلاکت کی طرف حرکت کر رہی ہے۔ اس قسم کی خطرناک حرکت ہے جو انسان کو تباہ کرنے والی ہے۔ اور عقل میں نہیں اُن کے آرہی بات کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔

اِس واسطے تمام احمدی یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے۔ کہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان نہ کرے۔ اور خدا تعالےٰ اُن کو اس عظیم ہلاکت سے جس کے متعلق پیشگوئیاں بھی ہیں بچا لے۔ ہر انذاری پیشگوئی دُعا اور صدقہ کے ساتھ ٹل جاتی ہے۔ ان کو تو سمجھ نہیں، انہوں نے اپنے لئے دُعا نہیں کرنی۔ ہمیں اور آپ کو تو سمجھ ہے ہمیں اُن کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ اور

صدقہ دینا چاہیئے

اجتماعات پر صدقہ دینا چاہیئے نوعِ انسانی کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اپنی طاقت کے مطابق ہم صدقہ دیں گے۔ اجتماعات کے موقع پر لجنہ اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ یہ تین انتظامات ۲۱/۲۱ بکروں کی قُربانی نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ان اجتماعات کے موقع پر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالےٰ ہمیں بھی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ فضل کرے انسان پر کہ وہ بھٹکا ہُوا انسان، اندھیروں میں بھٹکنے والا انسان اُس روشنی میں واپس آجائے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کی بھلائی اور ترقیات کے لئے آسمانوں سے لے کر آئے ہیں۔"

(منقول از الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء)

"قوموں کی اِصلاح نوجوانوں کی اِصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا

نونہالانِ جماعت سے خطاب

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی اِلزام نہ ہو

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اِس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

دِل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دِل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دُشنام نہ ہو

خیر اندیشیٔ احباب رہے مدِّ نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

چھوڑ دو حرص کرو زُہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیمِ دل آرام نہ ہو

رغبتِ دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

حُسن اس کا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دِل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو
عِلم کے نام سے پر تابعِ اوہام نہ ہو

دُشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو مُعاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حُکّام نہ ہو

اپنی اس عُمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایّام نہ ہو

حُسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو

تُم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

سیلف ریسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بے شک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اِکرام نہ ہو

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اِسلام نہ ہو

تُم نے دُنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفسِ وحشی و جفاکیش اگر رام نہ ہو

منّ و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتۂ وصل کہیں قطع سرِ بام نہ ہو

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں
مرد وُہ ہے جو جفاکش ہو گُل اندام نہ ہو

شکلِ اِت دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دُردِ تہِ جام نہ ہو

یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اَے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

گامزن ہو گے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

ہم تو جس طرح سے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوارِ درخشندہ رہے شام نہ ہو

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدمت کرنے والے اس سلسلہ کو ملتے رہیں گے

اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ
خدمت ہی ہے جس کے ذریعہ انسان کے اندر ایک خاص کشش اور حسن پیدا ہوتا ہے

پس جس کو جس رنگ کی بھی خدمت کا موقعہ ملے اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل جان کر بجا لائے

خدام کے نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھو الناصر   خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

عزیزان من!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تمبر ۱۹۶۱ء میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے صدر مرکزیہ کا عہدہ منظور فرماتے ہوئے خاکسار کو صدر نامزد فرمایا تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ عرصہ بیس سال سے یہ خدمت بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اس عرصہ میں ہندوستان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے مطابق مجالس کے قائم کرنے اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جو عملی قدم اٹھائے گئے اور اس میں جس حد تک بھی کامیابیاں حاصل ہوئیں وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کا ثمرہ اور قائدین مجالس اور میرے خدام بھائیوں کے بھرپور تعاون کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے جملہ معاونین کو اپنی جناب سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ اور جو کمیاں اور نقائص رہ گئے وہ خاکسار کی اپنی غلطی کی وجہ سے ہیں جس کا مجھے اعتراف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کا خواستگار ہوں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین میں بیداری اور شعور کا احساس ہوا تو دو سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں چند نام پیش کر کے درخواست کی گئی کہ ایک یا ایک سے زائد کو نائب صدر کے عہدہ کے لئے نامزد فرمایا جائے۔ چنانچہ حضور پُرنور نے دو خدام کے لئے نائب صدر کے عہدہ کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اس سال صدر کے انتخاب کی درخواست کی گئی جس کو از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا ——— اب آئندہ جو صدر منتخب ہوں گے وہ بھارت کی جملہ مجالس اور تمام خدام بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے انہیں کامیاب بنائیں۔

یہ الٰہی سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدمت کرنے والے اس سلسلہ کو ملتے رہیں گے۔ اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ خدمت ہی ہے جس کے ذریعہ انسان کے اندر ایک خاص کشش اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شعر میں نوجوانان احمدیت کو خاص طور پر اس امر کی طرف راغب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

؎ خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

پس جس کو جس رنگ کی بھی خدمت کا موقع ملے اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل جان کر بجالائے۔ اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ہر خادم کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ پندرھویں صدی، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق حتمی طور پر غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ تعلیم کے میدان میں، تربیت کے میدان میں، تبلیغ کے میدان میں، خدمتِ خلق کے میدان میں احمدی نوجوانوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں، آئے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ توجہ دلا رہے ہیں۔ لہٰذا میں تمام خدام بھائیوں کو تلقین کرتا ہوں کہ اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنے روشن مستقبل کو سامنے رکھ کر اپنی تمام تر مساعی خلافتِ احمدیہ کے احکامات و ارشادات کے تحت بجالائیں۔

آخر میں میں آپ تمام بھائیوں کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کا ہر قدم ترقی کی منزل کی طرف بڑھاتا چلا جائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین ٭

احقر:۔ مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد

از:- مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ہر انسان اس دنیا میں ایک محدود زندگی لے کر آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے طبعی طور پر خواہش رکھتا ہے کہ آگے اُس کی نسل کا سلسلہ چلے جو اُس کے نام اور خاندان کو زندہ اور روشن رکھے۔ لیکن یہ ایک انفرادی عمل ہے۔ اسی کے متوازی ایک قومی زندگی کا عمل ہے۔ قومیں بھی اگر وہ چاہیں تو ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہیں۔ اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہے جبکہ نسلاً بعد نسل ایسے بہتر جانشین پیدا ہوتے چلے جائیں جو اپنے اسلاف کے اثاثہ کو نہ صرف یہ کہ خود سنبھال کر رکھیں بلکہ دیانتداری کے ساتھ آگے منتقل کرتے چلے جائیں۔ یہ اثاثہ دینی بھی ہو سکتا ہے اور دُنیاوی بھی۔ مادّی بھی ہو سکتا ہے اور روحانی بھی۔

قرآن کریم میں سورۃ سبا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور دُنیاوی ہر دو طرح کے نعماء سے نوازا تھا۔ آگے حضرت سلیمان علیہ السّلام آپؑ کے جانشین ہوئے۔ اور دونوں قسم کی نعمتوں کے وارث بنے اور اس وراثت کی کما حقہٗ قدر کی لیکن حضرت سلیمان علیہ السّلام کا جو جانشین بنا وہ ایسا ناخلف نکلا کہ اس نے دینی و دُنیاوی ہر دو نعمتوں کو پامال کر دیا۔ ایک عظیم الشان عمارت کو برباد کر دینا تو نہایت سہل امر ہے لیکن ویرانوں کو آباد کرنا مسلسل جدوجہد کا متقاضی ہے ۔۔۔!! اس لئے قوموں کو اور اُن کے مقصد کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُن کے افراد کو اپنے قومی نظریہ پر پختگی سے قائم کر کے اس کی حفاظت کے لئے اُن کو تیار کیا جائے ورنہ وہی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں جن کا قرآن مجید نے ذکر فرمایا ہے کہ

خَلَفُوا مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ۔

یعنی قومیں اس طرح تنزل اختیار کرتی ہیں کہ جب نیک نسلیں گزرنے لگتی ہیں تو اپنے پیچھے نوجوانوں کی ایسی نسلیں چھوڑ جاتی ہیں جو عبادت الٰہی سے غافل اور ہوا و ہوس کی تابع ہو جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کا یہ ایک عظیم احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس بھیانک نتیجہ سے دوچار ہونے سے بچا لیا۔ اور ہر نئی نسل کو اپنے اسلاف کا بہتر جانشین بنانے اور آئندہ نسلوں کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے ایک مسلسل عمل کی بنیاد رکھی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا

”قوموں کی کامیابی کے لئے کبھی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اُسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں اُن کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس کے یہی معنے ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو قربانیاں، کوشش اور قربانیاں کی ہیں وہ سب رائیگاں گئیں“۔

چنانچہ اس عظیم مقصد کے پیش نظر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے ۳۱ر جنوری ۱۹۳۸ء کو ایک مجلس کی بنیاد ڈالی جو ابتداء میں صرف دس نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ قیام کے پانچ روز بعد یعنی ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو اس مجلس کا باقاعدہ نام مجلس خدام الاحمدیہ تجویز فرمایا پھر جگہ جگہ اس کی شاخیں قائم ہونی شروع ہو گئیں اور بالآخر جماعت کے ہر اُس نوجوان کی شمولیت اس مجلس میں لازمی قرار پائی جس کی عمر ۱۵ سے چالیس سال تک ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے جس عظیم اور مستقل مقصد کے پیش نظر اس مجلس کو قائم فرمایا تھا وہ حضورؓ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے فرمایا:-

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اُسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو جائے اور پرسوں اُن کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسل تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے“۔

(الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۳۹ء)

اس عالمگیر مجلس سے جو ارکین وابستہ ہیں جب تک اُن کو اس مجلس کے اغراض و مقاصد اور اس مجلس کے لائحہ عمل سے آگاہی نہ ہو اور اس کی افادیت سے وہ بہرہ ور نہ ہوں اُس وقت تک وہ عظیم فوائد و برکات جو اس تنظیم سے وابستہ ہونے کی صورت میں حاصل ہونے چاہئیں وہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسلئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے احمدی نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور ہماری بہتر فلاح و بہبود کی غرض سے جو بہترین لائحہ عمل اس مجلس کو دیا ہے۔ اُس کا ایک اجمالی خاکہ ذیل میں پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے اس مجلس کے قیام کی غرض و غایت واضح ہو کر ہمارے سامنے آ جائے

☆ اپنے ہاتھ سے کام کرنا

اگر ایک خادم کو اس امر کا احساس ہو جائے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے نوجوانوں میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنے اور کسی کام کو عار نہ سمجھنے کا جذبہ پیدا کرنے اور محنت و مشقت کا عادی بنانے کی غرض سے ایک شعبہ وقارِ عمل کا فرمایا ہے اور اسی غرض کے پیش نظر تنظیم کی طرف سے آئے دن مساجد میں، قبرستان میں، ہسپتالوں میں اور گلیوں وغیرہ میں صفائی کرنے کے لئے وقارِ عمل کے اجتماعی پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ تو وہ اس پروگرام میں نہایت ذوق و شوق سے حصہ لے گا اور بلا عذر معقول اس سے غیر حاضر نہ ہوا کرے گا۔

☆ خدمت ۔ ہمارا امتیازی نشان

جو ایک احمدی نوجوان کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے کہ نوعِ انسان کے دل پیار و محبت اور خدمت کے ذریعہ سے ہی جیتے جا سکتے ہیں اور حضور رضی اللہ عنہٗ نے اسی غرض کو اُسی طور پر پورا کرنے کے لئے مجلس کے لائحہ عمل میں ایک شعبہ خدمتِ خلق کا قائم فرمایا ہے۔ جس کے تحت توقع کی جاتی ہے کہ خدامِ احمدیت پڑوسیوں کی نگہداشت کریں گے بیماروں کی عیادت کریں گے۔ مصیبت زدوں کی امداد کریں گے۔ مسافروں کی راہنمائی کریں گے اور نوعِ انسان کے دُکھ درد میں شریک ہو کر اُن کے دُکھ بانٹیں گے تو ظاہر ہے احمدی نوجوان خدمتِ خلق کے کاموں میں باقاعدہ ایک سکیم کے مطابق انفرادی اور اجتماعی

خادم کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملّی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ (انشاءاللہ)

طور پر حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔ اور بفضلہ تعالیٰ خدام احمدیت نے خدمت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔

٭ دینی و دنیوی علوم کے ذریعہ سے آراستہ ہونا۔

احمدی نوجوانوں کو دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے ذریعہ سے بھی آراستہ کرنے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں شعبہ تعلیم قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کے تحت کوشش کی جاتی کہ خدام کو قرآن کریم، احادیث نبویہ۔ اور اسلام کی بنیادی تعلیمات وغیرہ سے روشناس کیا جائے چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے باقاعدہ دینی نصاب تجویز کیا جاتا ہے مجالس اپنے اپنے حالات کے مطابق دوران سال اس نصاب کی تعلیم و تدریس کا انتظام کرتی ہیں۔ اور سال کے آخر میں امتحانات بھی لئے جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اراکین مجلس اس پروگرام میں حصہ لیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ سال بہ سال اُن کا قدم دینی علوم کے میدان میں آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی بعض خدام ایسے ہیں جو یا تو اس تنظیم کی اہمیت اور اس کے لائحہ عمل کی افادیت سے پوری طرح واقف نہیں یا پھر وہ اس پروگرام سے جو اُن کے اپنے فائدہ کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ فائدہ اٹھانے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا احسان ہے آپ نے مجالس کو ہدایت فرمائی کہ وہ خدام کو قرآن مجید پڑھانے اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنے کیلئے مفت انتظام کریں چنانچہ مجالس ایسا انتظام کرتی ہیں۔ اب خدام کو چاہیئے کہ وہ اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

٭ نوجوانوں کی اصلاح کی ضرورت و اہمیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دلائل کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دیا ہے۔ اب عملی نمونہ کے ذریعہ سے اور اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ سے اسلام کا حسین چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ تاکہ ساری دنیا اپنے رب کو پہچانے سے منور ہو جائے۔ اس غرض کے لئے مجلس کے لائحہ عمل

میں ایک شعبہ تربیت کا قائم ہے اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ احمدی نوجوانوں کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ اسلامی احکام کی پابندی کرنے والے بن جائیں اور اسلامی اخلاق و آداب اُن کے دلوں میں گھر کر جائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں حقیقی عشق ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تربیتی اجلاسات۔ تربیتی کلاسز تلقین عمل کے تحت تربیتی تقاریر اور انفرادی ملاقاتیں اور دورہ جات وغیرہ پر مشتمل پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ مجلس کے لائحہ عمل کا نہایت اہم ترین یہ شعبہ ہے اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اعلیٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں۔ کہ نسلاً بعد نسلٍ انسان کی روح زندہ رہے۔ اسلام اپنی ذات میں تو کامل مذہب ہے۔ لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ شربت کے لئے بھی گلاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی روح کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے گلاس کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے خدام الاحمدیہ وہ گلاس ہیں جن میں اسلام کی روح کو قائم رکھا جائے اور اُن کے ذریعہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے گا"

(الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء)

نیز فرمایا:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی ...... وہ اصلاح صرف اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

٭ ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے

احمدی نوجوان بخوبی جانتے ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اسلام کا حقیقی مغز جو ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ملا وہ تمام دنیا میں تقسیم کرنا ہے۔ اور ساری دنیا کو اس کی لذت سے آشنا کرنا ہے اس غرض کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے

مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں ایک شعبہ تبلیغ قائم فرمایا ہے۔ اس شعبہ کے تحت تبلیغی کلاسوں کے ذریعہ خدام کو تبلیغی مواد اور طریقہ تبلیغ سے آگاہ کیا جاتا ہے اور عملی طور پر انفرادی و اجتماعی تبلیغ کے پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ مجالس کی طرف سے ایسی خوشکن رپورٹیں مل رہی ہیں کہ خدام احمدیت ہر قسم کی قربانی دے کر پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ اور اشاعت کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں اس شعبہ کی بھی مختلف جزئیات ہیں جن میں ہر مجالس اپنے اپنے حالات کے مطابق عمل کرتی رہتی ہیں اور اس کے نہایت خوشکن نتائج بھی ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

٭ خدام مالی قربانیوں کے میدان میں

احمدی نوجوانوں میں مالی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے اور آئندہ بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار کرنے کی غرض سے شعبہ مال قائم کیا گیا ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خدام و اطفال کے لئے باقاعدہ ماہانہ چندہ مقرر فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج احمدی بچوں اور نوجوانوں میں مالی قربانی کے ایسے شاندار نمونے نظر آتے ہیں جن کی مثال آج دُنیا کے پردے پر کہیں اور نہیں

دیکھی جا سکتی یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس ذیلی تنظیم کے ذریعہ تربیت کا نتیجہ ہے۔ کہ ہزارہا روپیہ کا چندہ اس طرح جمع کر کے ہسپتال اور غیروں کی علاج و بہبود۔ تعلیم و تربیت اور تبلیغ اشاعت اور دیگر رفاہی کاموں میں صرف ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ صنعت و حرفت کی امور طلباء اور صنعت و تجارت وغیرہ وغیرہ بہت سے شعبہ جات قائم ہیں جو خدام کی مادی و روحانی نشوونما اور ترقی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اور لطف تو یہ ہے کہ ان تمام شعبہ جات کو سرگرم کرنے کے لئے مجالس میں مختلف عہدیدار مقرر کئے جاتے ہیں جو محض آنریری خدمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے انشراح صدر کے ساتھ دن رات کام کرتے ہیں۔

پس کیسی شاندار ہے یہ تنظیم اور کتنے عظیم اغراض و مقاصد ہیں اس کے قیام کے اور کیسا اعلیٰ درجہ کا لائحہ عمل ہے اور کیسا پیارا طریق ہے۔ اسکو چلانے کا اللہ تعالیٰ بانی خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے اور اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے کی توفیق بخشے آمین۔

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر جناب ڈی سی صاحب اور ایس پی صاحب گورداسپور کی قادیان میں تشریف آوری

۹ اکتوبر کو عید الاضحیٰ کی تقریب پر صبح ½۸ بجے مکرم جناب محمد اظہار عالم صاحب I.P.S ایس۔ پی گورداسپور مع بیگمات قادیان تشریف لائے۔ نماز عید ہمارے ساتھ ادا کی اور نماز کے بعد اِن کی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے مکان پر تواضع کی گئی۔

بعد دوپہر ہماری دعوت پر جناب اے۔ کے۔ کنڈرا صاحب I.A.S ڈی سی گورداسپور قادیان تشریف لائے۔ بڑے گیٹ پر احباب جماعت نے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے اُن کا استقبال کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے ہاں اِن کے اعزاز میں دعوت طعام کا انتظام تھا جس میں ممبران صدر انجمن احمدیہ اور بعض معززین شہر بھی شریک ہوئے۔ اسی طرح اُسی دن بیرنگ کالج بٹالہ کے پرنسپل ڈاکٹر رنگ پال صاحب مع فیملی عید ملنے کے لئے آئے اور اسی دعوت میں شریک ہوئے۔ افسران ضلع اور غیر مسلم معززین کا عید کے دن ان کے یہاں تشریف لانا احباب جماعت کے لئے باعث خوشی و مسرت تھا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ولادت

عزیزم برادر نسبتی مکرم محمد شریف صاحب منشی ۔۔۔ مجلس ۔۔۔ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ ۔۔۔ کو دوسرا بچہ عطا فرمائی ہے ۔۔۔ نے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ ۔۔۔ روپے ادا کیئے ہیں۔ ۔۔۔ جلال الدین نیر ۔۔۔ قادیان

غلبۂ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ آپ کے ذریعہ اسلام نہ صرف قرونِ اولیٰ کی شان و شوکت سے جلوہ گر ہو بلکہ اس کو عالمگیر غلبہ بھی حاصل ہو۔

اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی قرآن کریم کی سورۃ صف میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ..."

یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ رسول اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے۔

اس آیت کے متعلق تفسیر ابن جریر میں لکھا ہے کہ ھذا عند خروج المھدی۔ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ اسی طرح تفسیر جامع البیان جلد ۲۹ ص میں لکھا ہے کہ ذلک عند نزول عیسٰی ابن مریم کہ یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے نزول پر ہوگا۔

چنانچہ قرآن کریم اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۸۸۹ء میں سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور اپنے اس مشن میں کامیابی سے متعلق آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ:-

"اے تمام لوگو سُن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور غلبہ ہمیشہ رہے گا ...... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴، ۶۵)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

ان الہامات پر آپ کو کامل یقین تھا کہ یہ خدائی کلام ہے جو ضرور ایک دن پورا ہو کر رہے گا اور اسلام کو پھر وہی تازگی اور روشنی حاصل ہوگی جو پہلے وقتوں میں حاصل تھی بشرطیکہ اس کے لئے قربانیاں پیش کی جائیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ہر قسم کی ذلتیں قبول کرنے کے لئے تیار رہا جائے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف فتح اسلام میں فرماتے ہیں:-

"یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا کلام اور ربِّ جلیل کا کام ہے اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اس کو چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے"۔

(فتح اسلام ص ۱۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد میں جہاں ہمیں اسلام کی فتح اور عالمگیر غلبہ کی بشارت ملتی ہے وہاں ہمیں اپنی عظیم ترین ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام کے ہاتھ پر یہ عہد باندھا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کو اس عہد بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں

"اس زمانہ میں اس عہد بیعت کی وجہ سے جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان میں اہم کام غلبۂ اسلام کے لئے ہر ممکن کوشش ہے ہمارا تعلق صرف آسمانی حکومت کے ساتھ ہے اور اس حکومت کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں اسی لئے ہمارا اصول یہ ہے کہ ہم حکومت کے قانون کی پوری پابندی کریں اور کسی معمولی حکم کو بھی توڑنے والے نہ ہوں غلبۂ اسلام کے لئے یہ اصول بہت اہم اور شاندار ہے اسی وجہ سے تمام دنیا میں احمدی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں"۔

(ماہنامہ خالد نومبر ۱۹۶۸ء ص)

پس اے خدام احمدیت! آپ اس روحانی فوج کے سپاہی ہیں جسے حضرت المصلح الموعودؓ نے تیار فرمایا ہے اور جس کے سپرد آپ نے یہ عظیم الشان کام کیا ہے کہ

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے مطابق کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے مگر ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں بلکہ ہماری فوج وہ ہے جس نے دلائل سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ ہماری تلواریں اور بندوقیں وہ دلائل ہیں جو احمدیت کی صداقت کے متعلق ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں، جو ترقی احمدیت سے متعلق ہم ہر وقت مانگتے رہتے ہیں۔ اور ہماری بندوقیں اور تلواریں وہ اخلاقِ فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۷ر اپریل ۱۹۳۹ء)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں جماعت کے سامنے عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا عظیم پروگرام رکھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطبات اور ارشادات نے ہم پر یہ واضح کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر پورے سو سال ہو جائیں گے اور ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو ہم انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کریں گے لیکن ساتھ ہی ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد فرمائی ہیں ان ذمہ داریوں کا خلاصہ حمد اور عزم ہے حضور فرماتے ہیں:

"میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو یہ بتایا تھا کہ یہ عظیم منصوبہ جس کا میں اعلان کر رہا ہوں اس کا تانا و بانا دو حقیقتیں ہیں جن کو ہم حمد اور عزم کے دو لفظوں سے پکار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز بندوں پر مہدی علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ بڑی ہی رحمتیں نازل کرنی شروع کی ہیں اور ہم حمد کے ترانے گاتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہیں جس کی تعیین غلبۂ اسلام کے لئے آسمانوں سے ہوئی اور ہمارا ہر قدم اس شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے وہ دن آنے والا ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور تمام ملتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے جس کا گھر ہر انسان کا سینہ ہوگا اور جب خدا کو اس نے پہچان لیا اس کی محبت میں وہ دلِ مستانہ وار اپنی زندگی گزار رہا ہوگا"۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ر فروری ۱۹۷۶ء)

اس عظیم روحانی انقلاب کے سلسلے میں رونما

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

طفلِ امروز قائدِ فردا

از مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اسلام نے با صلاحیت اولاد کے حصول کے لیئے ایسی بیوی کے انتخاب کی تعلیم دی ہے جو بچوں کی پرورش کے لحاظ سے اہم کردار ادا کرنے والی ہو۔ جو خود بھی تربیت یافتہ ہو اور آئندہ آنے والی نسل کی بھی بہترین تربیت کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ" (بخاری) فرما کر اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اسلام کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوں گے تو ایسے خاندان اور اُن کی نسلوں کے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ ہوں گے۔

اسلام نے انسان کے متعلق تسلیم کیا ہے کہ خدا نے اُسے ایسی صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پیدا کیا ہے جن کے نتیجہ میں وہ غیر محدود اور لا متناہی ترقیات حاصل کر سکتا ہے چنانچہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۵ (سورۃ التین) اس صداقت کی غمازی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے اس کے اندر جسمانی اور رُوحانی ترقیات کی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں مگر جس ماحول میں وہ آنکھیں کھولتا ہے اس کی ذہنی صلاحیتیں اس کے مطابق منتقل ہو کر مسخ ہو جاتی ہیں جس کے لیئے اوّل جوابدہ اس کے والدین اور پھر معاشرے کے دیگر ارکان ہیں (بخاری)

یہی ماں جس کی کوکھ سے اولیاء اللہ سے لے کر خدا کے فرستادے انبیاء و رُسل تک پیدا ہوتے ہیں۔ جس نے ایسے ایسے انسانوں کو جنم دیا ہے کہ آج تک دنیا ان کو مانتی ہے اور ان کے احسانات کے سامنے سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اُسی پیٹ سے ایسے انسان بھی پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے ایک دنیا کو ہلاکت میں ڈال دیا جو ابوجہل اور فرعون کی سی خصلتیں اپنے اندر رکھتے تھے۔ اس استقرائی اصول کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلام نے بچے کی پیدائش کے آغاز کی تربیت پر بہت زور دیا ہے ... اطفال کے تمام باریک در باریک

ذرائع اصلاح و تربیت کو موتیوں کی طرح پرو کر رکھ دیا ہے۔ اگر بچے کے والدین اور اس کے سرپرست ترتیب وار اُن ذرائع کو استعمال میں لاتے رہیں تو اس میں شک نہیں آج کا بچہ مستقبل میں دُنیا کا راہنما اور قائد بن سکتا ہے۔ جبکہ بچے کو شعور بھی نہیں ہوتا وہ تربیت کے باریک رازوں سے ناواقف ہوتا ہے اس وقت سے ہی اسلام نے ایسی ایسی باتیں بیان کی ہیں کہ ظاہر بین اگرچہ اعتراض کرتے ہیں لیکن ذرا سا نظر تدبر رکھنے والے اُن عمیق رازوں سے آشنا ہو سکتے ہیں جو اسلام نے بچے کی ابتدائی تربیت کے سلسلہ میں پیش کیئے ہیں مثلاً بچے کی پیدائش کے بعد اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا آج ماہرین علم النفس نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ بچے کی پیدائش کے وقت ماں باپ اور اردگرد کے ماحول کی حرکات و سکنات کا اس پر گہرا اثر ہوتا ہے جو اس کے ذہن پر نقش کالحجر ہو جاتا ہے۔ لیکن فرض کیجئے اگر کوئی موٹی عقل کا آدمی اس بات کو ماننے کے لیئے تیار نہیں تو وہ یہ اقرار کرنے پر ضرور مجبور ہو جائے گا کہ یہ پہلا سبق درحقیقت اس کے ماں باپ اور پاس کھڑے ہوئے دیگر لواحقین کیلئے ہے کہ وہ ہر آن اس بات کا خیال رکھیں کہ بچے کی نظر اپنے مولیٰ کی طرف ہو۔ الٰہی آواز کو لبیک کہنا ان کی فطرت ثانیہ بن جائے اور جس طرح اذان کے الفاظ میں تکرار ہے اسی طرح بچے کے سامنے بار بار یہ تربیتی اُمور بیان ہوں اسی طرح عقیقہ ہے جو درحقیقت بچے کے والدین کو یہ یاد دلاتا ہے کہ جس طرح انہوں

نے اپنے بچے کی خاطر اس جانور کو قربان کر دیا اگر اس بچے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کا موقع ہاتھ آئے تو انہیں کبھی پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔

اسلام نے والدین کو تربیت اولاد کے لیئے تین سُنہری گر سکھائے ہیں فرمایا:-

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۶)

یعنی جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو وہ دُعا کرتا ہے اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو یہ تعلیم دی ہے کہ تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں وہ

- خود شکر کریں جس کے نتیجہ میں اولاد میں بھی عادت شکر پیدا ہو گی۔
- اعمالِ صالحہ بجالانے کے لحاظ سے اولاد کے لیئے نمونہ بنیں
- اولاد کی تربیت کے لیئے اپنے اندر دُعا کی عادت پیدا کریں۔

جو والدین اپنی زندگیاں مذکورہ قرآنی ہدایات کے مطابق گزارتے ہیں وہ خود بھی امن و چین سے رہتے ہیں اور اُن کے بچے بھی ان کی اُمیدوں کے مطابق پروان چڑھتے ہیں کون والد نہیں چاہتا کہ اُس کا بچہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اس کا بچہ تمام دُنیا کا قائد بن جائے۔ جس کے نتیجہ میں اس کا اور اُس کے خاندان کا نام روشن ہو پھر اگر ہر والد کی دلی خواہش یہی ہے تو ہر والد کو قرآن مجید میں بیان کردہ ان تربیتی اُمور پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرتے رہنا چاہیئے قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ تمام والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے روحانی و جسمانی قتل سے احتراز کریں (الانعام آیت ۱۵۲) مطلب یہ کہ ان کی رُوحانی و جسمانی پرورش کو نظر انداز کرنا اُن کے قتل کر دینے کے مترادف ہے اس لیئے والدین کا فرض اوّلین یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی روحانی و جسمانی نشو و نما اس رنگ میں کریں کہ اُن کے بچے کا مستقبل ان کی اُمیدوں کے عین مطابق ہو۔

والدین کی گود سے نکل کر جب بچہ باہر کی دُنیا کو دیکھتا ہے تو اس کا ماحول وسیع ہو جاتا ہے وہ ہر اچھی اور بری آواز کو اپنے کانوں سے سنتا ہے اور ہر نیک و بد کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے ایسے وقت میں اُس کے والدین کی گھریلو تربیت اس کے بہت کام آتی ہے لیکن جب تک معاشرہ صاف نہ ہو ہر بچہ بیرونی بُرائیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا اس کے لیئے ایسے معاشرے کی ضرورت ہے جو ان تمام نقائص اور عیوب سے پاک ہو جو مستقبل کے قائدین کے راستے میں کانٹوں کے مترادف ہیں تمام وہ خوبیاں جن کی مستقبل کے معماروں کو ضرورت ہے ——— انہیں تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لیئے بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کی بُنیاد رکھی اور بچوں کے لیئے ایسا حسین لائحہ عمل تجویز فرمایا جس سے آج کا بچہ مستقبل کی دُنیا کا معمار بن سکتا ہے حضور رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ لائحہ عمل میں جہاں بچے کی رُوحانی تربیت کا خیال رکھا گیا ہے وہاں جسمانی تربیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا اس مختصر سے مضمون میں اُن تفصیلات کا تذکرہ ممکن نہیں لیکن خلاصہ کے رنگ میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ طفل جو مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر ہے وہ اپنی اس چھوٹی سی عمر میں ہی دینِ اسلام

(باقی صفحہ ...)

اطفال الاحمدیہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دینِ اسلام اور احمدیت، قوم اور وطن کی خدمت کے لیئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا!

قسط اوّل

نتیجہ دینی امتحان مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

خدام میں دینی ذوق پیدا کرنے اور اُن کو قرآنی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لیے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے ایک نصاب مختلف حصوں میں تقسیم کر کے مقرر کیا گیا ہے۔ اس نصاب کے مطابق اس سال دینی امتحانات مبتدی، متقدم اور مقصد لئے گئے۔ جن کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

(۱) **امتحان مبتدی**:۔ اس امتحان میں کل ۵۹ خدام شریک ہوئے جن میں سے ۵۶ کامیاب ہوئے۔ مکرم برکات احمد صاحب سلیم بنگلور ۸۱/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل، مکرم ریاض الدین صاحب حیدرآباد ۷۷/۱۰۰ نمبر لیکر دوم اور مکرم طاہر احمد صاحب وسیم قادیان ۷۱/۱۰۰ نمبر لیکر سوم رہے۔

(۲) **امتحان متقدم**:۔ اس امتحان میں کل ۷۱ خدام شامل ہوئے جن میں سے ۷۱ کامیاب ہوئے۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب، قادیان ۸۵/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل، مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی علی گڑھ ۸۲/۱۰۰ نمبر لیکر دوم اور مکرم نور محمد شاہ صاحب بھدرک ۸۱/۱۰۰ نمبر لے کر سوم رہے۔

(۳) **امتحان مقصد**:۔ اس امتحان میں کل ۵۶ خدام شریک ہوئے اور بفضلہٖ تعالیٰ سب کامیاب ہو گئے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدرآباد ۹۰/۱۰۰ نمبر لے کر اوّل، مکرم محمد ظفر عالم صاحب کانپور ۸۹/۱۰۰ نمبر لیکر دوم، مکرم عزالدین صاحب دہلوی قادیان ۸۵/۱۰۰ نمبر لیکر سوم اور مکرم منصور خان صاحب موسیٰ بنی مائنز ۸۵/۱۰۰ نمبر لیکر سوم رہے۔ کامیاب ہونے والے تمام خدام کے نام ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"مبتدی"

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

اسماء خدام	نمبر حاصل کردہ
مکرم طاہر احمد وسیم صاحب	۷۱ سوم
" انور احمد صاحب	۶۷
" خالد حسین صاحب	۶۰
" مرزا مظفر احمد صاحب ظفر	۵۹
" رفیع احمد نسیم صاحب	۵۸
" ادریس احمد صاحب اسلم	۵۷
" خواجہ محمد عبد اللہ صاحب	۵۷
" عبد القدیم صاحب	۵۶
" مرزا انور احمد صاحب نوری	۵۳
" محمد مبشر صاحب ساجد	۵۱
" عبد المالک صاحب	۵۰
" نور الدین صاحب آزاد	۴۹
" غفور احمد صاحب بدر	۴۸
" بشیر الشمس صاحب	۴۶
" محمود احمد صاحب ملکانہ	۴۶
" عبد الرحمٰن صاحب خالد	۴۵
" محمد نعمان صاحب دہلوی	۴۴
" محمود احمد صاحب ناصر	۴۴
" مبارک احمد صاحب تقویٰ	۴۴
" رفیع احمد صاحب گجراتی	۴۳
" کرشن احمد صاحب	۴۳
" محمد سلیمان صاحب بہاری	۴۰
" محمد طاہر صاحب ناصر	۳۹
" نصیر احمد صاحب یحییٰ	۳۳
" مبارک احمد صاحب ناصر	۳۳
" شبیر احمد صاحب گجراتی	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

مکرم ریاض الدین صاحب	۷۷ دوم
" ظفر عبد الباسط صاحب	۷۳
" محمد تقی الدین صاحب	۷۲
" کلیم الدین صاحب	۷۰
" ضیاء الدین صاحب	۶۸
" عبید اللہ صاحب خوری	۶۷
" محمد فضل الوہاب صاحب	۶۷
" محمد امان صاحب اختر	۶۴
" میر احمد صاحب ناصر	۶۳
" محمد سلیم الدین صاحب ناصر	۶۳
" زکی اللہ عدیل صاحب	۶۲
" مرزا اسد اللہ بیگ صاحب	۶۲
" واصف الوہاری صاحب	۶۲
" عبد المتین صاحب	۶۲
" احمد عبد الماجد صاحب	۶۰
" عبد الواسط صاحب	۶۰
" سید یٰسین صاحب	۵۵
" غلام فہیم الدین صاحب	۵۵
" اجمال الدین صاحب	۵۲
" محمد اسماعیل احمد صاحب	۵۲
" مرزا احمد اللہ بیگ صاحب	۵۱
" ادریس احمد صاحب	۴۷

مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور

مکرم محمد مشاہد صاحب قریشی	۳۵
" محمد زاہد صاحب قریشی	۳۴
" عبد الباسط صاحب شفیق	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور

مکرم برکات احمد صاحب سلیم	۸۱ اوّل
" مجیب اللہ خان صاحب	۶۴
" اخلاق احمد صاحب جواز	۶۳
" محمد نعمت اللہ صاحب	۶۲
" اقبال احمد صاحب جواز	۶۰

"متقدم"

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	۸۵ اوّل
" شیخ علاء الدین صاحب	۷۳
" محمد نسیم احمد صاحب	۶۷
" محمد رشید صاحب طارق	۶۳
" ہمایوں کبیر صاحب	۶۲
" قاضی شاہد احمد صاحب ناصر	۵۴
" منصور احمد صاحب گنٹیالیا	۵۲
" شمشاد احمد صاحب عدن	۴۸
" انور احمد صاحب تنویر	۴۶
" قریشی محمد رحمت اللہ صاحب	۴۴
" مسعود احمد صاحب راشد	۴۴
" سید مبشر احمد صاحب عاقل	۴۳
" عزیز احمد صاحب	۴۲
" ملک محمد منیر صاحب	۳۹
" شکیل احمد صاحب	۳۸
" ممتاز احمد صاحب	۳۷
" منظور احمد صاحب مبشر	۳۷
" عبد المجید صاحب اختر	۳۶
" شبیر محمد گجراتی صاحب	۳۴
" ذو القرنین صاحب	۳۴
" حامد محمود صاحب	۳۳
" خالد محمود صاحب	۳۳
" منور احمد صاحب مبشر	۳۳
مکرم محمود احمد صاحب	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	۴۷
" احمد عبد الباسط صاحب	۴۶
" محمد عظیم الدین صاحب	۴۵
" شمس الدین صاحب	۴۴
" یوسف قریشی صاحب	۴۴

مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد

مکرم مقصود احمد صاحب	۵۰
" سلطان محمد الدین صاحب	۳۶

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ

مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب مشتاق	۵۰

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

مکرم اعجاز احمد صاحب	۵۴

مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ

مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی	۸۲ دوم
" محمد ارشد صاحب	۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز

مکرم شیخ ظفر احمد صاحب	۶۳
" محفوظ الرحمٰن صاحب	۶۲
" سرفراز احمد خان صاحب	۶۰
" مبشر احمد صاحب	۵۹
" نذیر احمد خان صاحب	۵۸
" شیخ نواب صاحب	۵۸
" طریف خان صاحب	۵۸
" عالم خان صاحب	۵۷
" محمد حکیم صاحب	۵۷
" رفیق خان صاحب	۵۵
" مقصود احمد صاحب	۵۵
" منظور احمد خان صاحب	۵۵
" طیب احمد صاحب	۵۴
" اطہر خان صاحب	۵۲
" اسحاق خان صاحب	۳۸

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک

مکرم نور محمد شاہ صاحب	۸۱ سوم
" وسیم احمد صاحب خورشید	۶۵
" نصیر احمد صاحب	۶۵
" مبارک احمد صاحب	۶۵
" شیخ مبارک احمد صاحب	۵۷
" ایس۔ کے طاہر احمد صاحب	۵۷
" نسیم احمد صاحب	۵۴
" نعیم احمد صاحب	۵۲
" کرشن احمد صاحب	۴۷
" فیض احمد خان احمدی	۴۴

(باقی آئندہ)

آپ کا رسالہ — فاتح — آپ کا ترجمان

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ افادہ واستفادہ دو ہی طرح سے ممکن ہے۔ ایک تقریر کے ذریعہ سے اور دوسرے تحریر کے ذریعہ سے ـــ کہتے ہیں جس قوم کا اسٹیج پر قبضہ ہو جائے اور جس کا پریس مضبوط ہو جائے وہ بہت حد تک اپنے نظریات کی تشہیر و ترویج میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اگرچہ نظریاتی انقلاب دلوں کو فتح کر کے ہی لایا جا سکتا ہے۔ اور دلوں کو فتح کرنے کے لئے تقریر و تحریر سے زیادہ عملی کردار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم تقریر و تحریر کی افادیت اپنی جگہ مسلّم ہے۔

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں چنانچہ جماعت احمدیہ کے اسٹیج سے ہونے والی ہر تقریر اور احمدیت کی طرف سے شائع ہونے والی ہر کتاب، ہر رسالہ اور ہر اخبار صرف اور صرف تربیتی و تبلیغی مقاصد کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

بھارت کے نوجوانانِ احمدیت کیلئے خوشخبری

ہم نہایت مسرت کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ممبران کو یہ خوشخبری سُنا رہے ہیں کہ محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی درخواست کو ازراہ شفقت منظور فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء رجسٹریشن کی کاروائی ہو رہی ہے۔ اُمید ہے جلد ہی حکومت سے منظوری مل جائیگی انشاء اللہ۔ ہندوستان کی مجالس کے لئے یہ امر واقعی باعث مسرت ہے کہ اُن کی آواز کو ایک ذریعہ ترجمانی مل گئی ہے جس کی گونج ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہی نہیں بلکہ باہر کے ملکوں میں بھی سُنائی دے گی۔ انشاء اللہ۔ اُمید ہے اب اردو دان اور علمی طبقہ خصوصاً اس رسالہ میں دلچسپی لے گا اور اپنی نگارشات اور اپنی پیاری تخلیقیں بھیجا کریں گے۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والے سائنس کی باریکیوں کو جاننے والے علم تاریخ میں شغف رکھنے والے۔ سیاحت میں دلچسپی رکھنے والے اور صنعت و حرفت سے تعلق رکھنے والے خدام اپنے اپنے ذوق کے مطابق معیاری مضامین لکھ کر قارئین کو مستفید کیا کریں گے۔ نیز لطائف اور پہیلیوں کا بھی ہمیں انتظار رہے گا۔ سوال و جواب کے لئے بھی ایک دو کالم رکھے جائیں گے جن میں دینی سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اور مجالس کی سرگرمیوں کا خلاصہ تو قارئین کرام تک پہنچانے کا اہتمام کریں گے ہی۔ غرضیکہ ہمارے خدام بھائی اب بآسانی ایک دوسرے کو سُن اور سُنا سکیں گے۔ درس قرآن مجید اور درس حدیث شریف اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے مستفید ہوا کریں گے۔ کبھی اپنا تاریخ پڑھیں گے۔ کبھی اپنے اسلاف کے سنہری کارناموں سے روشناس ہوں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادات اور بابرکت تحریکات ان تک پہنچتی رہیں گی۔ اور علمی مضامین سے وہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔ کچھ تربیت کی باتیں ہوں گی۔ اور کچھ تبلیغ کے میدان کی خبریں ہوں گی۔ کبھی سیر و تفریح کی روئداد سُنائی جائیگی۔ اور کبھی سنجیدہ لطائف اور پہیلیوں سے آپ لطف اندوز ہوں گے۔ اور کیا کچھ ہوگا۔ یہ تو آنے والا وقت بتائے گا اور آپ بتائیں گے۔ پھر آپ اور ہم مل کر سوچیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے انشاء اللہ۔ ان خوش آئندہ تصورات کی تعبیر ہماری مساعی میں پنہاں ہے رسالے جاری کر دینا تو آسان ہے مگر ان کو کامیابی سے چلانا نہایت بہت مشکل ہے۔ آئے دن ہم رسالوں اور اخبارات کے مالکان کی طرف سے اعلانات پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں جس میں خریداران کے عدم تعاون اور حوصلہ شکنی کے شکوے ہوتے ہیں۔ ہم قوی اُمید رکھتے ہیں کہ ہندوستان کے نوجوانانِ احمدیت اس نعمت کی قدر کریں گے اور اس رسالہ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے اور اس کو خوبصورت اور نافع الناس بنانے کے لئے ہر ممکن علمی عملی اور مالی اعانت پر کمربستہ رہیں گے۔ اس موقع پر ہم مجلس انصار اللہ کے ممبران اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی خدمت میں بھی نہایت خلوص سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس پہلی کوشش کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور ممکن تعاون دیتے رہیں گے اور اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ خریدار بنا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کے لئے بھی ہر اشاعت میں چند صفحات اس رسالہ میں مخصوص کئے جاتے رہیں گے۔ تاکہ وہ اپنے مرکزی اعلانات پروگرام اور مجالس کی کارکردگی وغیرہ سے مطلع ہوتے رہیں۔ ۴۸ صفحات پر مشتمل اس سہ ماہی رسالہ کا سالانہ چندہ صرف -/۲۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ خدام بھائیوں اور دیگر احباب سے گذارش ہے کہ مبلغ -/۲۰ روپے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام "مد فاتح" میں بھجوا کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں تاکہ یہ رسالہ ان کے نام جاری کیا جا سکے۔

(محمد انعام غوری۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

غلبہ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں بقیہ صفحہ ۹

ہونے سے قبل ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز سے تیز کرتے جائیں ہمارا نشانہ بہت بڑا اور بہت آگے ہے ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار کو بہت زیادہ بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے سامنے یہ تحریک بھی رکھی ہے کہ ہم میں سے ہر چھوٹا بڑا قرآن کریم کی معرفت اور علم کو حاصل کرے تا وہ اسلام میں آنے والی قوموں کو قرآن کریم کا علم سکھانے والا ثابت ہو اور دنیا کو قرآن کریم کے نور سے منور کر سکے۔ جماعت احمدیہ کے خدام و اطفال خوش نصیب ہیں کہ انہیں ایک موعود خلیفہ کی قیادت حاصل ہے جس کے دور میں اسلام و احمدیت کی فتح آسمانوں پر مقدر ہو چکی ہیں سخت ابتلاؤں اور آزمائشوں کی صدی گزر چکی ہے اور اب ہم بفضلہ تعالیٰ اس صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق جماعت احمدیہ کی صدی ہے۔ اور غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"پندرھویں صدی میں انسانوں کو خدا بنانے کا زمانہ ختم ہو جائے گا اور تثلیث نے جس شدت سے ہماری فضا کو تثلیث تثلیث کی صوتی لہروں سے معمور کیا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ احد احد کی صدائیں گونجنے لگیں گی۔ پندرھویں صدی میں ساری دُنیا اُمت واحدہ بن جائے گی۔ ایک ہی ہوگا ایک رسول ہوں گے اور ایک شریعت ہوگی ایک قرآن ہوگا اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈے گی یہ سب کچھ ہوگا مگر اس کے لئے ہم کو اور آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اسلئے آؤ آج عہد کریں کہ پندرھویں صدی جو انقلاب لانا چاہتی ہے اُسکو بپا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جو بھی قربانی مانگے گا وہ ہم اُسکی راہ میں دیں گے۔"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۸۰ء)

پس اے احمدیت کے نوجوانو آؤ آج ہم خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالےٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے یہ پختہ عزم کریں کہ ہم دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۱

کی خاطر اپنی جان مال اور وقت کی قربانی کرنا جانتا ہے وہ سچ بولتا ہے جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے اس کی زبان اور ہاتھ دوسروں کو دُکھ نہیں دیتے یہ سب اس لئے ہے کہ ان بچوں کا ایک روحانی امام اور پیشوا ہے جو ہر دم یہی چاہتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

"تم صرف بچے نہیں ہو تم احمدی بچے ہو ..... تمہارا نام اطفال الاحمدیہ ہے پس تم اپنے اس مقام کو یاد رکھو کہ تم اس جماعت کے نونہال ہو جس نے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے اس لئے جو کام ایک احمدی بچے کو کرنا چاہیئے وہ تم نے کرنا ہے ..... اگر خدا تعالیٰ نے صلاحیت دی ہے تو اُسے ضائع نہ کرو۔ اگر تم اپنی ذہانت سے پورا فائدہ اُٹھاؤ گے۔ تو کوئی کسی لائن میں آگے نکلے گا اور کوئی کسی لائن میں آگے نکلے گا اور اس سے تمہارے خاندان کا نام بلند ہوگا۔ تمہارے مالی حالات اچھے ہو جائیں گے دنیا میں تمہارے لئے ایک عزت کا مقام پیدا ہو جائیگا خدا کی راہ میں تم کام کروگے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری عزت

آخری قسط

بدر کی توسیعِ اشاعت میں حصّہ لینے والے مخلصینِ جماعت

گزشتہ تین مہینوں کے دوران مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے ہندوستان کی اکتالیس جماعتوں کا طویل دورہ کیا جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اخبارِ بدر کی توسیعِ اشاعت کے لئے بہت سے مخلص و ایثار پیشہ احباب کا بھرپور تعاون حاصل ہوا۔ بخوفِ طوالت اخبار کی انفرادی خریداری قبول کرنے والے اور بقایا یا سابقہ کی مد میں ادائیگی کرنے والے احبابِ جماعت کے علاوہ دیگر معاونین کے نام تحریکِ دُعا کی غرض سے درجِ ذیل کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصینِ جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

مکرم سی مبارک احمد صاحب کوڈالی دو تبلیغی پرچے مستقل
" سی برکت اللہ صاحب " دو " " "
" وی محمود صاحب " ایک " پرچہ "
مجلس خدام الاحمدیہ " مجلس کیلئے ایک پرچہ "
لجنہ اماء اللہ " لجنہ " " " "
مکرم عبدالرحمٰن صاحب معلم " اعانت ۵/- روپے
" یو منصور احمد صاحب مٹنور ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" سی پی عبداللہ کویا صاحب کالیکٹ اعانت ۵/- روپے
" ٹی علی صاحب " تین تبلیغی پرچے مستقل
" ایم علی کویا صاحب " اعانت ۱۰/- روپے
" کے پی اُستو صاحب " اعانت ۶۰/- روپے نیز دو تبلیغی پرچے مستقل
" پی اے محمد شریف صاحب " اعانت ۱۰/- روپے نیز ایک " "
" اے پی کنہامو صاحب " اعانت ۱۰/- " -
" ایم پی کوٹی صاحب " " ۲۵/- " -
" پی۔ایم محمد کویا صاحب " " ۱۰/- " -
" ٹی احمد سعید صاحب " " ۱۰/- " نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ٹی احمد رشید صاحب " " ۱۰/- " " " " "
" ایم عبدالرحیم صاحب " " ۳۰/- " " " " "
" پی عبدالرحمٰن صاحب " " ۱۰/- " -
" ٹی کے محمد علی صاحب " " ۱۰/- " -
مجلس انصار اللہ " مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل۔
مکرم کے پی محمد قاسم صاحب " اعانت ۵/- روپے
" ایم۔کے ایچی کوٹی صاحب " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" پی۔پی عبدالرحیم صاحب " اعانت ۶۰/- روپے نیز دو تبلیغی پرچے مستقل
" ایم سی محمد صاحب کوڈیاتھور " ۲۰/- " " ایک " "
" سید امام صاحب کروناگاپلی اعانت ۵/- روپے
" کے محمد کنجو صاحب " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب " اعانت ۱۰/- روپے
" پی ایچ عبدالواحد صاحب " اعانت ۱۰/- روپے نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مجلس خدام الاحمدیہ " مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل
مکرم اے عبدالرحیم صاحب " اعانت ۵/- روپے
" اے عبدالرشید صاحب " " ۵/- "
" ایم بشیر الدین صاحب " " ۲۰/- "
" ایم محمد مائیتین کنجو صاحب " " ۱۰/- "
" اے ابراہیم کٹی صاحب " " ۱۰/- "
" ایم جلیل احمد صاحب چنگنیری " چار تبلیغی پرچے مستقل۔
لجنہ اماء اللہ " اعانت ۱۰/- روپے نیز لجنہ کیلئے ایک پرچہ مستقل
" کے یو محمد شمس الدین صاحب " " ۳۰/- " -
" عبدالرحیم صاحب تاچیل " " ۵/- " -
محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ " " ۱۰/- " -

مکرم ایم محی الدین کنجو صاحب چنگنیری کروناگاپلی ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ایم صدیق احمد صاحب " " اعانت ۱۰/- روپے نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" اے احمد شریف صاحب " ایک تبلیغی پرچہ مستقل۔
" کے ایس او ایم خضر محی الدین صاحب میلاپالیم دو تبلیغی پرچے مستقل۔
" ایم وائی قادر محی الدین صاحب " " " " "
" اے پی وائی عبدالقادر صاحب " " " " "
" ایس ایس حسن ابوبکر صاحب " چار " " "
جماعت احمدیہ کوٹار جماعت کیلئے ایک مستقل پرچہ۔
مکرم محمد احمد صاحب مدراس اعانت ۱۰/- روپے نیز دو تبلیغی پرچے مستقل
" پی پی نور الدین صاحب " اشتہار مالیتی ۱۰۰/- روپے سالانہ
" حسن ابراہیم صاحب " ایک تبلیغی پرچہ مستقل۔
" قیصر محمود صاحب " پانچ تبلیغی پرچے مستقل۔

محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ مدراس اعانت ۱۰/- روپے نیز دو تبلیغی پرچے مستقل۔

مخلصانہ وعدے

مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ اعانت ۱۰۰/- روپے
" پروفیسر سید مجیب عالم صاحب خان پور ملکی " ۱۰۰/- "
" مولوی اصغر حسین صاحب " " ۱۰۰/- "
" قریشی اختر حسین صاحب " " ۱۰۰/- "
" ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور " ۲۰۰/- "
جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز " ۱۰۰/- "
لجنہ اماء اللہ کلکتہ " ۱۰۱/- روپے سالانہ
مجلس خدام الاحمدیہ " " ۵۱/- " "
محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ حیدر آباد " ۲۰/- روپے۔
مکرم سید جہانگیر علی صاحب " اشتہار مالیتی ۵۲۰/- روپے سالانہ
" ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری " اعانت ۲۰/- روپے اور کچھ تبلیغی مستقل پرچے
" انور حسین صاحب حیدر آباد اشتہار مالیتی ۱۲۰/- روپے سالانہ۔ پانچ " "
" محمود احمد صاحب ہندرگ تیاپور تین مزید مستقل تبلیغی پرچے۔
" محمد نصرت اللہ صاحب غوری یادگیر پانچ " " ۔
" محمد نعمت اللہ صاحب غوری حیدر آباد اعانت ۲۵/- روپے اور پانچ مستقل تبلیغی پرچے
" سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی " اشتہار میاکو فائیبر ڈرم۔ حیدر آباد۔
" محمد فضل اللہ صاحب بنگلور دس مستقل تبلیغی پرچے۔
لجنہ اماء اللہ مدراس: مستورات میں سے کم از کم چھ نئے خریدار مہیا کریں گی۔

بریگیڈیر ایم۔ آر سکّا اور دیگر ملٹری افسران کی قادیان میں آمد اور تحفہ لٹریچر

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بریگیڈیر ایم۔ آر سکّا (M.R. SIKKA) چنڈی گڑھ سے مع کرنل ناسا (Col. NASA) و دو میجر صاحبان و دیگر ملٹری افسران کے ساتھ زیارتِ قادیان کے لئے صبح ۹½ بجے تشریف لائے۔ دفتر نظارت اُمورِ عامہ میں ان افسران سے کافی دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں تعارف کروایا گیا۔ اور بریگیڈیر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ جس کو آپ نے بہت محبت و عقیدت سے قبول فرمایا۔ ازاں بعد دفاترِ صدر انجمن احمدیہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کا شو رُوم اور مساجد دکھائی گئیں۔ بعض افسران نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی لٹریچر برانچ سے انگریزی قرآن مجید اور تفسیرِ صغیر بھی خرید کئے۔ پھر بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آخر میں مہمان خانہ میں ان احباب کے لئے چائے نوشی کا انتظام کیا گیا تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ سے بھی ان افسران نے ملاقات کی۔ دورانِ ملاقات و چائے نوشی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بھی کافی دیر تک دینی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ پھر گروپ فوٹو ہوا۔ بریگیڈیر صاحب زیارتِ قادیان پر بہت خوش ہوئے۔ آپ جھنگ شہر کے رہنے والے ہیں۔ آپ کا مکان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے مکان سے متصل تھا۔ ایک دوسرے سے اچھی طرح متعارف تھے۔

اسی طرح مورخہ ۱۴ اکتوبر کو کرنل بیلی اپا (Col. BELLIAPPA) تبڑی چھاؤنی سے جو قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ہے) زیارتِ قادیان کے لئے آئے۔ ان سے بھی کافی دیر تک تبادلۂ خیالات رہا۔ اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ آپ بنگلور چھاؤنی کے رہنے والے ہیں۔ اور آجکل تبڑی چھاؤنی میں متعین ہیں۔ اسی شام کو S.P. Vig بھی تشریف لائے اور بریگیڈیر ایم۔ آر۔ سکّا کی زیارتِ قادیان کے پروگرام سے اطلاع دے کر گئے۔

ناظرِ اُمورِ عامہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے حیدر آباد سے ریلوے بوگی!

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی احبابِ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کی جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے پیشِ نظر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد کی زیرِ نگرانی ریلوے بوگی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو احباب اس انتظام سے استفادہ کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام قافلہ کی فہرست میں درج کرا کے کرایہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔ تاکہ انہیں بعد میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

خاکسار: حمید الدین شمس۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن افضل گنج۔ حیدر آباد — ۵۰۰۰۱۲

مومن کو چاہیئے

"کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دِلاور ثابت کرے"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السّلام)

پیشکش

کوئیک بیٹری سروس

نزد عابد سرکل - نظام شاہی روڈ - حیدر آباد - ۵۰۰۰۰۱

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام بحوالہ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۷۵)

پیش کردہ

احمد اینڈ کمپنی

۲۶۸ - آرکٹ روڈ — مدراس ۱۴

نادر و نایاب کُتب اور اہم تاریخی تصاویر

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کُتب اور اہم تاریخی تصاویر ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائیں :-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا گجراتی و مرہٹی ترجمہ۔
- حضرت مُصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی کتاب "حیاتِ احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں اور معارف القرآن کے متعلق لکھی گئی جملہ کُتب۔
- حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی انگریزی اور اُردو کتب کا مکمل سیٹ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا قیمتی ذخیرہ جس میں ۱۹۳۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر کی پہلی فہرست شائع کر دی گئی ہے۔ ضرورت منداحباب دو روپے کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر یہ فہرست حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی ذخیرہ احمدیت کی نئی نسل کو بزرگانِ سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

یوسف احمد الہ دین سیکرٹری انجمن ترقیٔ اسلام - الہ دین بلڈنگ

سکندرآباد (آندھرا پردیش)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ (۲)

مورخہ ۱۸/۱۰ کو پاسپورٹ پر اپنے لواحقین سے ملاقات کی غرض سے پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔

- مقامی طور پر مکرم حاجی خدابخش صاحب درویش، مکرم بہادر خان صاحب درویش، اور اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش مرحوم بیمار ہیں۔ ان سب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ دیگر تمام درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی - ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273908.

CALCUTTA-700073

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲/۴۸ تپسیا روڈ کلکتہ - ۳۹

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2- TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے

آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,

32 - SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس سالانہ

امسال پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو کلکتہ میں منعقد ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ بنگال سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے احباب کو بھی کانفرنس میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کی کامیابی کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

ضروری خط و کتابت کلکتہ احمدیہ مسلم مشن کے مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
205, NEW PARK STREET, CALCUTTA - 17.

المُعلن:
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

منجانب:
کوہ نور پرنٹنگ پریس
چھتہ بازار - حیدر آباد ۲ (آندھرا پردیش)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔
"صلہ رحم یہ نہیں کہ صلہ رحم کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحم کرو، بلکہ یہ ہے کہ جو قطع رحم کرنے اس کے ساتھ صلہ رحم کرو۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:۔
"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو۔ اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو۔" (تقریرین ص ۲۹)

پیشکش { محمد امان اختر، نیاز سلطانہ - پارٹنرز "موٹر کنگ"
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس ۶۰۰۰۰۴

کوہِ نور
ویلیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن

فون نمبر:- ۴۹۰۷۸

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسلائی بنانے والے
دو مشہور ٹریڈ مارک

"No. 2 DELUX QUALITY" — اور — "AMBER"

پتہ: نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار - حیدر آباد ۲۳

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز - باری پورہ کشمیر - ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲ مکھنیا بازار - کانپور (یو۔پی)

حیدر آباد میں
فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
حیدر آباد موٹر ورکس
نمبر 8/1/8/258-5-6 آغا پورہ - حیدر آباد 500001

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس - بریف کیس - اسکول بیگ
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY 400008

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز { 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے: ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

Registered with the registrar of news papers for India at No R.N 61/57

Regd. No. : P/G. D. P-3 Phone No. 35

SPECIAL NUMBER

The Weekly **BADR** Qadian 143516

Editor-Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor—Jawaid Ipbal Akhtar PRICE Rs. 1-00

VOL. No. 30 | 23rd, ZULHAJJAH 1401 ❁ 22nd IKHA 1360 ❁ 22nd OCTOBER 1981 | ISSUE No. 43

اراکینِ مجلسِ خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ صدرِ محترم کی معیّت میں

تعارف

کرسیوں پر دائیں سے بائیں :- مکرم ادریس احمد صاحب اسلم مہتمم تجنید ۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مہتمم تعلیم ۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر ۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد ۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مہتمم اشاعت ۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی ۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی مہتمم صنعت وتجارت ۔

پیچھے قطار میں دائیں سے بائیں :- مکرم سید وسیم احمد صاحب نائب مہتمم تعلیم ۔ مکرم قریشی انعام الحق صاحب مہتمم اطفال ۔ مکرم محمد عارف صاحب مہتمم صحت جسمانی مکرم مولوی رفیق احمد صاحب ایڈیشنل مہتمم تحریک جدید ۔ مکرم محمد یعقوب صاحب مہتمم وقار عمل ۔ مکرم منظور احمد صاحب مہتمم امور طلباء ۔ مکرم محمد اکبر صاحب مہتمم تحریکِ جدید و وقفِ جدید ۔ مکرم عبدالحق صاحب ایڈیشنل مہتمم وقفِ جدید ۔ مکرم نور الدین صاحب آزاد نائب مہتمم اشاعت ۔ مکرم صغیر احمد صاحب طاہر نائب مہتمم اطفال ۔ مکرم یونس احمد صاحب نائب مہتمم مال ۔

★